بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۹

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۹ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش | ۲ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | ۹ جنوری ۱۹۴۳ء | نمبر ۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ فتح ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱/۲ ۱۲ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی اور پاؤں میں نقرس کی درد کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

آج انتظامات جلسہ سالانہ کے بعد صحن مدرسہ احمدیہ میں حسب معمول دُعا و ملاقات کے لئے جلسہ منعقد ہونے والا تھا مگر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالتِ طبع کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

افسوس ہے کہ عبد الغنی خان صاحب سنوری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ کل پٹیالہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج ان کا جنازہ بذریعہ لاری یہاں لایا گیا۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ نیز بابو محمد شریف صاحب انچارج آف لائی گوہر محلہ باب الانوار ...

روزنامہ الفضل قادیان — یکم محرم الحرام ۱۳۶۲ھ

مسٹر روزویلٹ کی طرف سے دُنیا میں کامل اخوت کے قیام کا وعدہ

واشنگٹن سے ۶ جنوری کی خبر ہے۔ کہ وہاں یہود و نصاریٰ کی قومی کانفرنس کے زیر اہتمام ایک ہفتہ اخوت منایا جا رہا ہے۔ جو ۱۹ جنوری سے شروع ہو کر ۲۸ کو ختم ہوگا۔ اس کانفرنس کو پریذیڈنٹ جمہوریہ امریکہ مسٹر روزویلٹ نے ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ امریکہ اس اصول کے لئے مصروف پیکار ہے۔ کہ انسانوں کو ایک کنبے کے ممبروں کی طرح اکٹھے ہو کر زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہے امریکہ آقا اور غلام کے امتیازات کو مٹا دینا چاہتا ہے۔ کامل اخوت کی جو سپرٹ اس ملک میں موجود ہے اور جس پر ہمیں فخر ہے۔ ہر آزاد انسان کے لئے ہر جگہ کار فرما ہونی چاہئیے۔ ہم وعدہ کر چکے ہیں۔ کہ ہم کرۂ ارض میں ایسی اخوت کو مروج کریں گے جس کے ساتھ ساری دُنیا کی توقعات وابستہ ہو سکیں ؎ (رائٹر)

پیغام بہت خوش کُن اور خوشنما ہے۔ اور دُنیا کے ستم رسیدہ اور صید استعمار لوگوں کی ڈھارس بندھانے کے لئے الفاظ بہت اچھے ہیں۔ جن خواہشات اور ارادوں کا اظہار کیا گیا ہے۔ وُہ بہت بابرکت ہیں۔ اور ہر بہی خواہ انسانیت کی دلی آرزو ہونی چاہیئے۔ کہ ایسا ہو سکے۔ لیکن واقعہ میں ایسا ہو بھی سکے گا۔ اس میں بہت کچھ شک کی گنجائش ہے۔ اس وقت تک امریکہ میں جو حالت ہے۔ وُہ بھی اس شُبہ کو قوی کرنے والی ہے۔ کامل اخوت ایک بہت بلند نصب العین ہے۔ اور صرف کسی حکومت کے صدر یا چند بڑے لوگوں کے کہدینے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے عوام کی ذہنیتوں میں زبردست انقلاب پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جو کوئی زبردست سے زبردست حکومت بھی پیدا نہیں کر سکتی۔ امریکہ میں آج تک کالے اور گورے کے امتیازات بھیانک شکل میں موجود ہیں۔ ممکن ہے۔ مسٹر روزویلٹ مسٹر وینڈل وِلکی۔ یا امریکہ کے بڑے بڑے دوسرے مدبر اس کو ناپسند کرتے ہوں۔ لیکن عوام کی ذہنیت چونکہ ایسی ہے۔ اسے دُور نہیں کیا جا سکتا۔ کالے عیسائیوں کو گوروں کے گرجوں میں عبادت کرنے کی اجازت نہیں۔ سوشل تعلقات بھی دونوں میں ناپید ہیں۔ دونوں بلحاظ مذہب عیسائی ہیں۔ لیکن اتحاد مذہب کے باوجود اس ملک میں کامل اخوت تو درکنار معمولی اخوت بھی قائم نہیں ہو سکی۔ بلکہ شدید اختلافات موجود ہیں۔ بغض و نفرت کے جذبات دونوں کے قلوب میں پائے جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو نقصان پہونچانے کے لئے طبائع آمادہ رہتی ہیں اور اگر حکومت چاہے۔ تو بھی اس صورتِ حالات کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ پس جس صورت میں کہ خود اہلِ امریکہ کے اندر اتحاد مذہب کے باوجود معمولی اخوت بھی اب تک قائم نہیں ہو سکی۔ مسٹر روزویلٹ کے وعدہ کو کہ وُہ تمام دُنیا میں کامل اخوت قائم کر دیں گے ایک خوشکن وعدہ سے زیادہ وقعت نہیں دیجا سکتی۔

امریکہ میں اس وقت تک غیر ملکیوں کے لئے امتیازی قوانین موجود ہیں۔ غیر ملکیوں کو تمام وہ حقوق وہاں حاصل نہیں۔ جو اہل امریکہ کو حاصل ہیں۔ حتیٰ کہ امریکہ بلحاظ حکومت اس قدر ترقی یافتہ ہونے کے باوجود ابھی تک مذہبی آزادی بھی بتمام و کمال نہیں دے سکا۔ وہاں ایک شخص مذہبی طور پر اسے جائز سمجھنے کے باوجود ایک سے زیادہ شادی نہیں کر سکتا۔ اور جس ملک میں عملاً یہ حالت ہو۔ اس کے صدر کی طرف سے کوئی وعدہ کامل اخوت کے قیام کے لئے کافی نہیں ہو سکتا اس میں شک نہیں۔ کہ امریکہ نے غلامی کے خلاف بہت جہاد کیا۔ اور اسے اپنے ملک سے مٹا دیا لیکن انسانوں میں مساوات اور جذباتِ اخوت پیدا کرنے میں وُہ اب تک کامیاب نہیں ہو سکا۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ یہ جذبات پیدا کرنا اور عوام کی ذہنیت میں ایسی تبدیلی پیدا کر دینا کہ نسلی تفاخر اور امتیاز رنگ و بُو مٹ جائے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جسے کوئی حکومت نہیں کر سکتی۔ یہ مذہب کا دائرہ عمل ہے۔ اور مذہب ہی ہے۔ جو انسانی ذہنیت کو تبدیل کر سکتا ہے۔ عرب میں نسلی تفاخر اور حسب و نسب پر اترانے کا مرض انتہا پر تھا۔ لیکن اسلام نے اسے یکسر مٹا ڈالا۔ اور چھوٹے بڑے کی تمیز کو اڑا کر ایک سلک میں منسلک کر دیا شاہ و گدا میں کوئی فرق بلحاظ انسان باقی نہ رہا۔ ہر انسان کو رعایا کا فرد ہونے کی حیثیت سے یکساں حقوق دیئے۔ اور عزت کا معیار تقوےٰ کو قرار دیا۔ اور اسلام ہی ہے جو آج بھی دنیا میں کامل اخوت اور ہر قوم و ملت کو یکساں حقوق عطا کر سکتا ہے۔ مسٹر روزویلٹ ہوں۔ یا مسٹر چرچل۔ یا کوئی اور وُہ اس بات پر قادر نہیں ہو سکتے۔ کہ انسانوں کی ذہنیتوں میں ایسی تبدیلی پیدا کر سکیں۔ جو دُنیا میں کامل اخوت کے قیام کے لئے ضروری ہے۔

بہر حال گو یہ امر یقینی ہے۔ کہ مسٹر روزویلٹ نے جو کہا ہے۔ وُہ کبھی بھی عملی جامہ نہ پہن سکے گا۔ تاہم اس سے اتنا تو ضرور واضح ہوتا ہے۔ کہ احرارِ یورپ اپنی تہذیب و تمدن اور نظام حکومت کے نقائص سے آگاہ ہو کر اس سے بلند مقام کو حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اب تک وُہ جس تہذیب کو معیار تہذیب سمجھ رہے تھے۔ اب اس کا کھوکھلا پن ان پر ظاہر ہو چکا ہے۔ وُہ سمجھ چکے ہیں۔ کہ اس سے آگے بڑھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اور اس سے آگے ترقی کی جب وُہ کوشش کریں گے۔ تو انہیں اسلامی نظام کی خوبیاں نظر آ جائیں گی اس لئے اس قسم کے افکار کا مدبرینِ یورپ کے دماغوں میں پیدا ہونا اسلام کے لئے ایک فالِ نیک ہے۔

اچھوتوں کے لئے علیحدہ حقوق کے سوال پر ہندوؤں میں اضطراب

معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند عنقریب یہ فیصلہ صادر کرنے والی ہے۔ کہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن تعلیمی بورڈوں اور بعض دیگر سرکاری کمیٹیوں وغیرہ میں اچھوتوں کو ایک مستقل اقلیت کی حیثیت سے نمائندگی دی جائے۔ بلکہ خاص رعائتیں دی جائیں۔ اچھوت کہلانے والوں کی قابل رحم حالت سے جو لوگ آگاہ ہیں۔ وُہ حکومت ہند کے اس ارادہ پر تحسین کریں گے۔ لیکن افسوس کہ ہندوؤں میں اس خبر سے اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ معاصر پرتاپ نے نیا خطرہ کے زیر عنوان اس فیصلہ کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس سے قبل سکھ علیحدہ حقوق حاصل کر کے ہندوؤں سے الگ ہو چکے ہیں۔ اب اچھوتوں کو بھی علیحدہ کیا جا رہا ہے۔ اس نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اچھوتوں کے ساتھ جو بھی معاملہ کیا جائے۔ ہندو قوم کے جزو کی حیثیت سے کیا جائے۔ مستقل اور جداگانہ حیثیت سے نہیں ؛۔

اچھوتوں کے مصائب کے ازالہ کے ہر اقدام پر ہندوؤں کا واویلا ہرگز درخورِ اعتنا نہیں۔ ایک عام بات ہے اور ہر شخص کو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ حکومت اس سے ہرگز متاثر نہ ہوگی

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع

لنڈن ۶ جنوری ۱۹۴۳ء۔ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے حسب ذیل تار بنام "الفضل" ارسال کیا ہے:۔

سر محمد ظفر اللہ خان صاحب یہاں پہونچ گئے ہیں۔ اور غالباً دو ہفتہ یہاں قیام فرمائینگے احباب ان کے مع الخیر وطن پہونچنے کے لئے دعا فرمائیں:۔

احمدیہ کیلنڈر

سن ہجری شمسی جو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے ماتحت جاری کیا گیا ہے۔ اس سے ہر احمدی کا واقف ہونا اور اپنی تحریر میں اس کا استعمال بہت ضروری ہے۔ احباب کی سہولت کے لئے دفتر نشر و اشاعت نے ۱۳۲۲ ہش بمطابق ۱۹۴۳ء کا دیدہ زیب کیلنڈر کاغذ کی گرانی کے باوجود نفیس اور دبیز کاغذ پر شائع کیا ہے۔ اور جو خصوصیات ایک کیلنڈر میں ہونی چاہئیں سب اس میں مدنظر رکھی گئی ہیں۔ اور ایک خاص خصوصیت اس کی یہ ہے۔ کہ اس کے مہینوں کے نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس زندگی کے اہم واقعات پر رکھے گئے ہیں۔ اور کیلنڈر میں اس کی تشریح کر دی گئی ہے۔ جس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا اجمالی نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ علاوہ ان فوائد کے یہ کیلنڈر تبلیغ کا کام بھی دیتا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کے مکان۔ دوکان۔ دفتر۔ درسگاہ میں اس کا ہونا بہت ضروری ہے۔ ایک کیلنڈر کی قیمت جس کے دونوں جانب لکڑی لگی ہوئی ہے ۴ آنے ہے اور بغیر لکڑی کے کیلنڈر کی قیمت ۳ آنے ہے محصولڈاک اس کے علاوہ ہے جو اول الذکر کیلنڈر پر فی کیلنڈر اور ثانی الذکر دو کیلنڈروں پر ہے۔ جو دوست چار کیلنڈر خریدیں گے۔ ان سے محصولڈاک نہیں لیا جائے گا۔ اور جو دس کیلنڈر یا اس سے زائد خریدینگے۔ ان کو محصولڈاک کی رعایت کے علاوہ ۲۵ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔ احباب دفتر نشر و اشاعت سے یہ کیلنڈر منگوا سکتے ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

فوجی احباب کا چندہ تحریک جدید سال نہم

نام	سال اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم	ہفتم	ہشتم	نہم	میزان
چودہری عزیز احمد صاحب آف بہلول پور	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰۰	۱۶۸
میاں اقبال احمد صاحب شمیم آف سیالکوٹ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰۰	۱۶۸
چودہری غلام احمد صاحب آف دولت پوری	تحریک جدید میں سال اول سے متواتر حصہ لے رہے ہیں ۵ روپیہ									۱۷۵
" محمد ظفر اللہ خانصاحب آف راہوں	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۵۰	۱۱۸
" محمد طفیل صاحب آف تانونڈی									۵۰	۵۰
" نصر اللہ خان صاحب آف بیگم پور کنڈھی	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۵۰	۱۱۸
محمد ظفر الحق صاحب آف فیض اللہ چک									۱۰۰	۱۰۰
مسٹر محمد مسعود صاحب									۱۵۰	۱۵۰
										۱۰۴۷

۱۰۴۷ روپیہ کی مندرجہ بالا فہرست چودھری غلام احمد صاحب آف دولت پوری نے مہو چھاؤنی سے ارسال فرمائی ہے۔ اور وہ دوست جو شامل نہ تھے۔ انہوں نے شروع تحریک سے سال نہم تک وعدہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ یہ رقوم انشاء اللہ یک مشت جلد ادا ہوں گی۔ اور اگر کسی کا بقایا رہ گیا تو وہ قسط وار ادا کر دیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

فوجی خدمات کے سلسلہ میں جن دوستوں کو نوکریاں ملی ہیں۔ خواہ وہ ہندوستان میں ہیں یا سمندر پار انہیں اللہ تعالےٰ کے اس شکریہ میں شاندار قربانی کرنی چاہیئے۔ جو دوست فوجی خدمات کے سلسلہ میں سمندر پار ہیں۔ ان کے عزیز و اقرباء یا دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ان کے پتے اس دفتر میں ارسال فرمائیں۔ یا ان کے والدین عزیز و اقربا اور دوست ان کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"میں ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے نئی نوکریاں دی ہیں۔ سینکڑوں اور ہزاروں لوگ ایسے ہیں۔ جن کو فوجی کاموں کی وجہ سے ملازمتیں ملی ہیں۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے دنیوی فضل کا دروازہ کھولا ہے۔ وہ روحانی دنیا کے لئے بھی کوشش کریں۔ اور اس کے شکریہ میں ایسی قربانیاں کریں۔ جو انہیں روحانی فضلوں کا وارث کر دیں۔" وہ احباب جو اس سال میں برسر کار ہوئے ہیں۔ یا اس سال میں اللہ تعالےٰ نے ان کو مال دیدیا ہے۔ یا ان پر تحریک جدید کی اہمیت اب واضح ہوئی ہے۔ ان کا دل ان کا اخلاص۔ ان کا ایمان کہہ رہا ہے۔ کہ تحریک جدید میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ ان کو اجازت ہے کہ وہ سال اول سے سال نہم تک کا وعدہ کر کے اسے یکمشت یا قسط وار ادا کریں۔ تا وہ اس تحریک میں سال نہم تک حصہ لینے والے ہو جائیں۔ وہ احباب جو سال نہم کا وعدہ اب تک نہیں دے سکے۔ وہ یاد رکھیں کہ آخر جنوری سال نہم کے وعدوں کے لئے آخری تاریخ ہے۔ اور جو احباب وعدے کر چکے۔ وہ آج سے ہی ایسا ماحول پیدا کریں۔ کہ ۳۱ مارچ تک وعدہ کی ادائیگی کر کے سابقون کی پہلی فہرست میں آجائیں:۔

خاکسار۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

کل ہونگی وہ حقیقتیں جو آج خواب ہیں

از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر سیالکوٹ

یہ ٹھٹھے کہہ رہے ہیں کہ عنواں خراب ہیں
باتیں تمہاری آپ ہی اپنا جواب ہیں

ہم منتظر ہیں اور رہو تم بھی منتظر
کل ہونگی وہ حقیقتیں جو آج خواب ہیں

نیزہ ہے یا کہ ہاتھ ہے اتنی نہیں خبر
پر اتنا جانتا ہوں کہ سر زیر آب ہیں

آئینہ خانہ میں بھی ستارہ شناس جھانک
اک آفتاب ہے کہ کروڑ آفتاب ہیں

تنویر خوف چاہیے پاداشِ جرم کا
کیا جانے کیا پلک کے عقب میں عذاب ہیں

لجنہ اماء اللہ بیرونجات کیلئے ضروری اعلان

تمام لجنہ اماء اللہ بیرونجات کی سیکرٹریوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنے مکمل پتے جن پر ان سے خط و کتابت کی جا سکے۔ مجھے بھجوا دیں۔ خاکسار مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

مولوی محمد دین صاحب مبلغ مغربی افریقہ کے لئے درخواست دعا

احباب کو اس سے قبل مولوی محمد دین صاحب مبلغ مغربی افریقہ کے بارہ میں یہ تشویشناک خبر دی جا چکی ہے۔ کہ جس جہاز میں وہ سفر کر رہے تھے۔ وہ دشمن کی کارروائی کا نشانہ بن کر غرق ہو گیا۔ اس جہاز کے باقی ماندہ مسافر بمبئی پہونچ چکے ہیں۔ مگر مولوی صاحب موصوف کا نام گمشدگان کی فہرست میں ہے۔ ابھی تک ان کے بارہ میں کوئی مزید اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے دریافت کا سلسلہ جاری ہے۔ احباب خصوصیت کے ساتھ اپنے مجاہد بھائی کی دستیابی اور خیر و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) خانزادہ امیر اللہ خانصاحب اسمٰعیلہ ضلع مردان کے خلاف ایک اپیل دائر ہے نیز ان کے تین لڑکے فوج میں گئے ہوئے ہیں (۲) عبدالکریم صاحب گنج لاہور کا لڑکا عبدالقدیر آسام میں بسلسلہ ملازمت گیا ہوا ہے (۳) والدہ مجید اللہ صاحب ملدیان عرصہ سے بیمار ہیں (۴) ناظر حسین صاحب کوئٹہ محکمانہ ترقی و استقلال اور اپنی والدہ کی صحت کے لئے ملتجی دعا ہیں (۵) مولوی غلام رسول صاحب سگوی بعارضہ بخار زیادہ بیمار ہیں (۶) چودھری رحمت علی صاحب گھٹیالیاں بعارضہ نمونیہ اور خیر دین صاحب بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

درس الحدیث

خدا کے نزدیک بہتر کام وہ ہے جس پر مداومت کی جائے

از حضرت محمد اسحاق صاحب

حدیث۔ عن عائشۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم دخل علیھا وعندھا امراۃ قال من ھذہ قالت فلانۃ تذکر من صلاتھا قال مہ علیکم بما تطیقون فواللہ لا یمل اللہ حتی تملوا وان احب العمل الی اللہ ما داوم علیہ وان قل

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف فرما ہوئے اس وقت ایک عورت ان کے (حضرت عائشہؓ) پاس بیٹھی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ عورت کون ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے جواب دیا۔ کہ حضور فلاں عورت ہے۔ اور اپنی (طویل واطول) نماز کا ذکر کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بس رہنے دو۔ اتنا ہی (کام) کرو جس کو تم آسانی سے نبھا سکو۔ خدا کی قسم اللہ نہیں اکتائے گا۔ لیکن تم اکتا جاؤ گے۔ اور خدا کے نزدیک محبوب عمل وہی ہے۔ جس کا عامل اس کو دوام کی صورت میں ادا کرتا رہے:۔

تشریح۔ ہر وہ شخص جو دنیا میں کامیاب زندگی کیا بلحاظ معاش کے اور کیا بلحاظ روحانیت کے بسر کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے یہ زرین اصول خضر راہ ہے۔ مداومت عمل سے ہی انسان ترقی کی راہوں پر گامزن ہو کر فائز المرام ہو سکتا ہے۔ ایک شخص ایک شب دو بجے اٹھ کر نماز پڑھتا اور خوب رو رو کر دعائیں کرتا ہے۔ دوسرے دن وہ تین بجے اٹھا۔ تیسرے دن چار بجے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ اکتا کر وہ قرب الٰہی کے اس ذریعہ سے رہ جاتا ہے۔ لیکن ایک دوسرا شخص سمجھتا ہے۔ کہ میں روزانہ دو بجے تو نہیں اٹھ سکتا۔ ہاں اذان سے کچھ دیر پہلے اٹھ کر دو چار نوافل ضرور ادا کر لیا کروں گا۔ اور اس پر مداومت کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس کی میزان اول الذکر شخص کی میزان سے زیادہ ہوگی۔ اور یہی شخص حقیقی اجر کا مستحق ہوگا۔ اسی طرح ایک شخص کپڑا بننا شروع کرتا ہے وہ ایک ایک تار کے ذریعہ پہلے ایک گز کپڑا تیار کرتا ہے۔ پھر اپنے عمل کو دوام کی صورت میں لا کر تھان کے تھان تیار کر لیتا ہے۔ کسان کھیت میں بیج ڈال کر اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو جاتا بلکہ اناج کے برآمد ہونے تک اس کی نگرانی کرتا ہے لیکن اگر کپڑا بننے والا مداومت عمل اختیار نہ کرے اور کسان کھیت میں بیج ڈال کر بیٹھ رہے۔ تو تم بتاؤ انہوں نے کیا حاصل کرنا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ بلکہ اس کی پہلی محنت بھی اکارت جائے گی۔ اسی طرح جو شخص جوش میں آ کر ایک دن کسی مسکین کو کھانا کھلا دیتا ہے اور بعدہٗ کئی ماہ تک کسی مسکین کی خبر گیری اور تواضع نہیں کرتا۔ تو اس کا بھی یہ عمل خدا کو خوش کرنے والا نہیں ہوگا۔ کیونکہ ان احب العمل الی اللہ ما داوم علیہ وان قل۔ خدا کو وہی کام پیارا ہے جس پر مداومت کی جائے۔ خواہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو۔

اس زمانہ میں جو لوگ کارخانوں اور فرموں وغیرہ میں ملازم ہیں۔ پہلے ان سے بہت زیادہ کام لیا جاتا تھا جس کی وجہ سے ان کی زندگی نہایت خراب و خستہ حالت میں گزر رہی تھی۔ اور وہ سٹرائیکیں وغیرہ کرنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ آخر گورنمنٹ کو ان کے حال زار پر رحم آیا۔ اور ان کے آرام کے لئے ایک قانون کا نفاذ کیا۔ اور کام کے اوقات مقرر کر دیئے اور ساتھ ہی ہفتہ میں ایک دن تعطیل کرنے کا حکم دیا۔ تا وہ اپنے کام پر مداومت کر سکیں اور تھوڑے عرصہ میں بیکار نہ ہو جائیں۔ ہماری شریعت اسلامیہ نے یہ قانون پہلے ہی بنا دیا تھا۔ ان احب العمل الی اللہ ما داوم علیہ وان قل یعنی کام ایسے رنگ میں کرو۔ کہ مداومت کر سکو۔ ایسا نہ ہو کہ اکتا کر جلد چھوڑنے پر آمادہ ہو جاؤ۔ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کے علاوہ آپ کے اہل بیت بھی مداومت عمل کے اصول پر عمل پیرا تھے!

جو شخص آل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا چاہتا ہے اسے چاہیئے۔ کہ وہ جو کام شروع کرے۔ اس میں یہ قاعدہ اختیار کرے۔ آپ نے ایک مرتبہ ایک شخص کو فرمایا۔ کہ تم تہجد کے نفل اس شخص کی طرح نہ ادا کرنا جس نے ابتدا تو جوش و خروش سے کی۔ لیکن جلد ہی اکتا کر رہ گیا۔ خدا تعالےٰ کو یہ طریق پسند ہے۔ کہ جو کام شروع کیا جائے۔ اس پر دوام کی صورت ہو حضرت ابوبکر رض کی مداومت عمل کی ایک مثال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے کہ مدینہ میں ایک شخص نے ایک دن ایک ضعیف العمر نابینا عورت کو یہ کہتے سنا۔ کہ شاید آج ابوبکر فوت ہو گئے۔ اس شخص نے اس سے پوچھا۔ کہ تجھے کس طرح معلوم ہوا۔ کہ آج ابوبکر فوت ہو گئے ہیں۔ اس نابینا عورت نے جواب دیا۔ کہ وہ مجھے روزانہ کھانا دے جایا کرتے تھے۔ لیکن آج نہیں آئے۔ گویا اس نیکی کے آپ اس قدر پابند تھے۔ کہ ایک دن لیٹ ہو جانے سے وہ نابینا عورت سمجھی کہ شاید ابوبکر فوت ہو گئے ہیں۔ ورنہ وہ کسی حالت میں بھی میرے کھلانے کے متعلق توقف نہیں کر سکتے تھے۔ یاد رکھو مداومت عمل بہت ہی بابرکت اور موجب سعادت ہے۔ آپ اس عورت کے متعلق فرماتے ہیں (جو کہ ساری ساری رات نماز میں ہی گزار دیتی تھی۔ اور اس کی تعریف کی جا رہی تھی) مہ۔ یعنی چھوڑو اس بے جا تعریف کو بلکہ وہی کام اختیار کرنا چاہیئے جس کو تم آخر تک نبھا سکو۔ مانا کہ یہ اب رات بھر نماز پڑھتی رہتی ہے مگر ایک دن یہ تھک کر رہ جائے گی۔ اسی طرح آپ نے ایک صحابی سے جو کہ تمام رات نوافل میں گزار دیتے۔ اور دن بھر روزہ رکھتے تھے۔ اور رہبانیت کی سی حالت اپنے اوپر وارد کر لی تھی۔ اور امور دنیا سے بے پرواہ ہو گئے تھے۔ فرمایا لا رھبانیۃ فی الاسلام یعنی تمہارا یہ عمل تو عیسائیوں کے راہبوں کے مشابہ ہے۔ اور رہبانیت اسلام میں جائز نہیں۔ اور پھر فرمایا ان لنفسک علیک حقاً تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے وان لزورک علیک حقاً۔ مہمان آ جائے تو اس کی خدمت و تواضع کرنا بھی تجھ پر لازم ہے۔ وان لزوجک علیک حقاً تیرے اہل و عیال کا بھی تجھ پر حق ہے وان لعینک علیک حقاً تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے فات کل ذی حق حقہ اور ہر ایک حق والے کا حق ادا کر پھر آپ نے فرمایا۔ کہ رات کا چھٹا حصہ عبادت میں گزار اور ہر ماہ تین دن

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

(۱) میری عمر اس وقت ۲۲، ۲۳ سال کی تھی۔ جبکہ میں لکھو کے ضلع فیروز پور میں حافظ محمد صاحب مصنف تفسیر محمدی کے درس میں پڑھا کرتا تھا۔ انہی ایام کا واقعہ ہے۔ کہ میں حافظ صاحب کے بڑے صاحبزادے مولوی محی الدین صاحب (جو مولوی عبد اللہ غزنوی کے خلیفہ تھے) کے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھا کرتا تھا جسے وہ عام طور پر زیر مطالعہ رکھا کرتے تھے ایک دن میں نے عرض کیا کہ مولوی صاحب یہ کونسی کتاب ہے۔ انہوں نے بتلایا۔ کہ یہ ایک مجدد کی کتاب ہے۔ میں نے پھر سوال کیا کہ مجدد کون ہوتا ہے؟ مولوی صاحب نے فرمایا تم نے مشکوٰۃ نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کیا پڑھی ہے۔ پھر انہوں نے مشکوٰۃ سے باب العلم نکال کر ان اللہ یبعث لھذا الامۃ الخ ساری حدیث دکھائی۔ اس کے بعد میں نے پوچھا کہ وہ مجدد کہاں پیدا ہوا ہے اور اب کہاں ہے۔ مولوی محی الدین صاحب نے فرمایا قادیان میں پیدا ہوا ہے جو کہ ضلع گورداسپور میں ایک بستی ہے۔

(۲) یہ سنکر میرے دل میں بھی جوش پیدا ہوا۔ کہ جس کے متعلق "ان اللہ یبعث" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں بھی اس کو ملوں۔ چنانچہ جو کتابیں میرے سبق میں تھیں۔ وہ میں نے جلدی جلدی ختم کیں اور پا پیادہ قادیان کی طرف چل پڑا۔ ان دنوں یہ بھی مشہور تھا۔ کہ حضرت صاحب نے ایک لڑکا پیدا ہونے کی پیشگوئی کی ہے۔ مگر لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی

(۳) مجھے خوب یاد ہے۔ کہ میں عین دوپہر کے وقت قادیان کی چھوٹی مسجد (مبارک) میں پہونچا جس کی ایک صف میں بمشکل اس وقت چار یا پانچ آدمی ہی کھڑے ہو سکتے تھے چند منٹ کے بعد حضرت اقدس تشریف لائے ملاقات کے بعد میں نے یہی سوال پیش کیا۔ کہ حضور نے تو لڑکے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ مگر لوگ کہتے ہیں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اور میں آپ کو دکھا دیتا ہوں چنانچہ حضور علیہ السلام اندر تشریف لے گئے۔ اور لڑکے کو دونوں ہاتھوں پر اٹھائے ہوئے تشریف لائے۔ اس پر سرخ رنگ کا رومال تھا میں نے عرض کیا کہ میں کس طرح معلوم کر سکوں۔ کہ یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ اس پر حضور پرنور نے رومال اٹھا کر دکھایا۔ وہ واقعی لڑکا تھا۔ میرے خیال میں وہ بشیر اول تھا

(۴) ان دنوں حضرت اقدس کے پاس ایک دو مہمان ہی آیا کرتے تھے۔ اور حضور مہمانوں کے ساتھ مل کر ایک دسترخوان پر کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ میرے لئے کھانا بھی حضور خود اٹھا کر لائے۔ اور مجھے حضور علیہ السلام کے ساتھ کھانے کا شرف حاصل ہوا مجھے خوب یاد ہے کہ اس روز ساگ میں بٹیر پکے ہوئے تھے۔ حضور نے بٹیر کی

مقامِ محمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں

سالانہ جلسہ کے موقعہ ۲۷ دسمبر کے اجلاس اول میں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی

(۲)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں سے کامل تر انسان اور سب انبیاء سے افضل تھے۔ قرآن شریف اس بات کا کھلا کھلا نشان ہے۔ کیونکہ وحی کی کمالیت اس شخص کی کمالیت کے مطابق ہوتی ہے۔ جس پر وہ وحی نازل ہوتی ہے جسقدر کسی موردِ وحی کی استعداد بلند ہوتی ہے۔ جوہر فطرت مصفّٰے ہوتا ہے۔ جسقدر حرکت شوقیہ میں تیزی اور گرمی ہوتی ہے۔ اور وفا اور صدق میں قیام اور استحکام ہوتا ہے۔ اسی قدر اس کی وحی میں کمال ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں "اب ہماری طرف سے یہ دعویٰ ہے۔ جس کو ہم بمقابل ہر ایک فریق کے ثابت کرنے کو تیار ہیں۔ کہ وحی قرآنی اپنی تعلیم اور اپنے معارف اور برکات اور علوم میں ہر ایک وحی سے اقویٰ اور اعلیٰ ہے ...... فی الحقیقت قرآن شریف اپنے معارف اور حکمتوں اور پُر برکت تاثیروں اور بلاغتوں میں اس حد تک پہونچا ہوا ہے جس تک پہنچنے سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ اور جس کا مقابلہ کوئی بشر نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی دوسری کتاب کر سکتی ہے قرآن کریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک حقیقی اور کامل معجزہ ہے جو اہل اسلام کے ہاتھ میں ہمیشہ کیلئے قیامت تک ہے۔ جواب بھی ایسا ہی تازہ بتازہ موجود ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں موجود تھا۔ اور اب بھی مخالفوں کو ویسا ہی لاجواب اور رسوا کر رہا ہے جیسے وہ پہلے کرتا تھا۔" (سرمہ چشم آریہ حاشیہ مندرجہ بالا)

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام صفات عالیہ اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے۔ اس لئے خدائے جلشانہٗ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا۔ اور وہ سینہ اور دل تمام اولین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اس لائق ٹھہرا۔ کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو۔ جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔ سو یہ وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالات عالیہ رکھتا ہے۔ کہ اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام کتب سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔ کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو۔ کوئی فکر ایسی برہان عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے ہی سے اس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی اثر کسی دل پر ڈال نہیں سکتی۔ جیسے قوی اور پُر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے۔ وہ بلاشبہ صفاتِ کمالیۂ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفّٰے آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے۔ جو ایک سالک کو معرفت کے مدارج عالیہ تک پہنچنے کیلئے درکار ہے۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۳ تا ۲۶ حاشیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل انسان ہونا اور الٰہی صفات کا کامل مظہر ہونا نہ صرف انبیاء کی شہادت اور اس وحی سے ظاہر ہوتا ہے جو آپ پر نازل ہوئی بلکہ خود آپ کا نمونہ اور آپ کی ذات بھی اس بات کو واضح کر رہے ہیں۔ کہ آپ ہر رنگ میں تمام دنیا میں بے نظیر تھے "قابَ قوسین" والی آیت میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ جیسا آپ نے اللہ تعالیٰ کا کامل قرب حاصل کیا۔ ایسا ہی آپ نے مخلوقِ خدا کے ساتھ بھی کامل یکرنگی حاصل کی۔ اس کا ثبوت ہمیں اس درد سے ملتا ہے۔ جو آپ کے دل میں مخلوقاتِ خدا کے متعلق تھا۔ جو آپ نے دنیا کو گمراہی میں دیکھا تو آپ کے دل میں کس قدر درد پیدا ہوا۔ اور آپ نے مخلوقات خدا کی ہدایت کے لئے غار حرا میں جا کر خدا کے آگے کس قدر آہ و زاری کی۔ اس کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نظم میں کھینچا ہے آپ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۳ تا ۲۸) فرماتے ہیں

اندر آں وقتیکہ دنیا پر ز شرک و کفر بود
ہیچ کس را خوں نہ شد دل جُز دل آں شہریار
ہیچ کس از خبثِ شرک و رجسِ بت آگہ نشد
ایں خبر شد جانِ احمدؐ را کہ بود از عشق زار
کس چہ میداند کزاں نالہ ہا باشد خبر
کاں شفیعے کرد از بہرِ جہاں در کنجِ غار
من نمیدانم چہ درد ے بود و اندوہ و غمے
کاندر آں غارے در آورد ش حزین و دلفگار
نے ز تاریکی توحّش نے ز تنہائی ہراس
نے ز مردن غم نہ خوفِ کثردم و نے بیم مار
کشتۂ قوم و فدائے خلق و قربانِ جہاں
نے بجسم خویش میلش نے بنفسِ خویش کار
نعرہ ہا پُر درد مے زد از پئے خلق خدا
شد تضرّع کار او پیشِ خدا لیل و نہار
سخت شورے بر فلک افتاد زاں عجز و دعا
قدسیاں را نیز شد چشم از غمِ آں اشکبار
آخر از عجز و مناجات و تضرّع کردنش
شد نگاہ لطفِ حق بر عالمِ تاریک و تار
ہمچو وقتِ نوح دنیا بود پُر از ہر فساد
ہیچ دل خالی نبود از ظلمت و گرد و غبار
مر شیاطیں را تسلّط بود بر ہر روح و نفس
پس تجلّی کرد بر روحِ محمدؐ کردگار
منّت او بر ہمہ سرخ و سیاہ ثابت است
آنکہ بہر نوعِ انساں کرد جانِ خود نثار

آپؐ کی قوت قدسیہ سب سے زیادہ طاقتور تھی

جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قرب الٰہی میں اور محبت باللہ میں یکتا تھے۔ اور جیسے آپ کی ہمدردی مخلوق کے ساتھ بے نظیر تھی۔ ایسے ہی وہ تبدیلی جو آپ کے ذریعہ دنیا میں پیدا ہوئی بے نظیر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زاد بوم ایک محدود جزیرہ نما ملک ہے۔ جس کو عرب کہتے ہیں۔ جو دوسرے ملکوں سے ہمیشہ بے تعلق رہ کر گویا ایک گوشۂ تنہائی میں پڑا رہا ہے۔ اس ملک کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے بالکل وحشیانہ اور درندوں کی طرح زندگی بسر کرنا اور دین اور ایمان اور حق اللہ اور حق العباد سے بالکل بے خبر محض ہونا۔ اور سینکڑوں برسوں سے بت پرستی اور دیگر ناپاک خیالات میں ڈوبے چلے آنا...... غرض ہر یک طرح کی بری حالت اور ہر یک نوع کا اندھیرا۔ اور ہر قسم کی ظلمت اور غفلت تمام عربوں کے دلوں پر چھائی ہوئی ہونا ایک ایسا واقعہ مشہورہ ہے کہ کوئی متعصب مخالف بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

اور پھر یہ امر بھی ہر ایک منصف پر ظاہر ہے کہ وہی جاہل اور وحشی اور ناپارسا طبع لوگ اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کو قبول کرنے کے بعد کیسے ہو گئے۔ اور کیونکر تاثیرات کلام الٰہی اور صحبت نبی معصوم نے بہت ہی تھوڑے عرصے میں ان کے دلوں کو یک لخت ایسا مبدل کر دیا کہ وہ جہالت کے بعد معارف دینی سے مالا مال ہو گئے۔ اور محبت دنیا کے بعد الٰہی محبت میں ایسے کھوئے گئے۔ کہ اپنے وطنوں، اپنے مالوں اپنے عزیزوں۔ اپنی عزتوں۔ اپنی جان کے آراموں کو اللہ جلشانہٗ کے راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا...... پس وہ کیا چیز تھی جو ان کو اتنی جلدی ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف کھینچ کر لے گئی۔ وہ دو ہی باتیں تھیں۔ ایک یہ کہ وہ نبی معصوم اپنے قوت قدسیہ میں نہایت ہی قوی الاثر تھا۔ دوسری خدائے قادر مطلق حیّ و قیوم کے پاک کلام کی زبردست اور عجیب تاثیریں تھیں۔ جو ایک گروہِ کثیر کو ہزاروں ظلمتوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۸ و صفحہ ۳۰ حاشیہ)

آپؐ کی کامیابی سب سے اعلیٰ تھی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام تحریر فرماتے ہیں:- "وہ زمانہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے حقیقت میں ایسا زمانہ تھا کہ جس کی حالت موجودہ ایک بزرگ۔ اور عظیم القدر مصلح ربّانی اور ہادیٔ آسمانی کی اشد محتاج تھی۔ اور جو تعلیم دی گئی وہ بھی واقعہ میں ایسی تھی جس کی نہایت ضرورت تھی۔ اور ان تمام امور کی جامع تھی کہ جس سے تمام ضرورتیں زمانہ کی پوری ہوتی تھیں۔ پھر اس تعلیم نے اثر بھی ایسا کر دکھایا۔ کہ لاکھوں دلوں کو حق اور راستی کی طرف کھینچ لائی۔ اور لاکھوں سینوں پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا نقش جما دیا۔ اور جو نبوت کی علّت غائی ہوتی ہے یعنی تعلیم اصول نجات کی۔ اس کو ایسا کمال تک پہونچایا جو کسی دوسرے نبی کے ہاتھ سے وہ کمال کسی زمانہ میں بہم نہیں پہونچا۔" (براہین احمدیہ حصہ دوم۔ اقتباس از مضمون مندرجہ صفحہ ۱۱۰ تا ۱۲۸)

آپؐ توحید کی تعلیم کو دنیا میں سب سے زیادہ قائم کرنے والے تھے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام تحریر فرماتے ہیں:- "آج صفحۂ دنیا میں وہ شئے کہ جس کا نام توحید ہے بجز امتِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی فرقے میں نہیں پائی جاتی۔ اور بجز قرآن شریف کے اور کسی کتاب کا نشان نہیں ملتا کہ جو کروڑ ہا مخلوقات کو وحدانیتِ الٰہی پر قائم کرتی ہو۔ اور کمال تعظیم سے اس سچے خدا کی طرف رہبر ہو۔ ہر ایک قوم نے اپنا اپنا مصنوعی خدا بنا لیا۔ اور مسلمانوں کا وہی خدا ہے۔ جو قدیم سے لازوال اور غیر مبدل اور اپنی ازلی صفتوں میں ایسا ہی ہے جو پہلے تھا۔" (براہین احمدیہ حصہ دوم اقتباس از مضمون مندرجہ صفحہ ۱۱۶ و ۲۹ حاشیہ)

پھر آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہ بات اجلٰی بدیہیات ہے۔ کہ شرک اور مخلوق پرستی کو دور کرنا اور وحدانیت اور جلال الٰہی کو دلوں پر جمانا سب نیکیوں سے افضل اور اعلٰے نیکی ہے۔ پس کیا کوئی اس سے انکار کرسکتا ہے۔ کہ یہ نیکی جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئی ہے کسی اور نبی سے ظہور میں نہیں آئی۔ آج دنیا میں بجز قرآن مجید کے اور کونسی کتاب ہے جس نے کروڑ ہا مخلوقات کو توحید پر قائم کر رکھا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس کے ہاتھ سے بڑی اصلاح ہوئی وہی سب سے بڑا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم اقتباس از حاشیہ صفحہ ۱۲۰-۱۲۸)

"آپ کے کام کی عظمت اس بات سے بھی ظاہر ہے۔ کہ آپ ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے جب تمام دنیا میں شرک و گمراہی اور مخلوق پرستی پھیل چکی تھی۔ تمام لوگوں نے اصول حقہ کو چھوڑ دیا تھا۔ عرب میں بت پرستی کا نہایت زور تھا۔ فارس میں آتش پرستی کا بازار گرم تھا ہند میں علاوہ بت پرستی کے اور صدہا طرح کی مخلوق پرستی پھیل گئی تھی۔ اور خود عیسائیوں کے اقرار کے مطابق ان دنوں میں عیسائی مذہب سے زیادہ اور کوئی مذہب خراب نہ تھا۔ اور پادری لوگوں کی بدچلنی اور بے اعتقادی سے مذہب عیسوی پر ایک سخت دھبہ لگ چکا تھا۔ اور مسیحی عقائد میں نہ ایک نہ دو بلکہ کئی چیزوں نے خدا کا منصب لے لیا تھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی گمراہی کے وقت مبعوث ہونا۔ اور پھر ظہور فرما کر ایک عالم کو توحید اور اعمال صالحہ سے منور کرنا اور شرک اور مخلوق پرستی کا جو اُمّ الشرور ہے قلع قمع فرمانا اس بات پر صاف دلیل ہے۔ کہ آپ ایک نہایت ہی عظیم الشان رسول تھے۔ اور تمام رسولوں سے آپ کو زیادہ شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ پس آپ اپنی کامیابی کے لحاظ سے اور اپنے قوتِ قدسیہ کے معجزانہ اثر کے لحاظ سے تمام انبیاء میں یکتا ہیں۔"

(ملخص از براہین احمدیہ حصہ دوم حاشیہ صفحہ ۱۲۰-۱۲۸) (باقی)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

میلہ بابا فرید بمقام پاک پٹن ۸ رجنوری سے ۱۵ رجنوری ۱۹۴۳ء تک عوام کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ میلا بابا فرید کے دنوں میں پاک پٹن تک اور پاک پٹن سے زائد گاڑیوں کا چلانا یا موجودہ گاڑیوں میں زائد گنجائش کا انتظام کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ لہذا سفر کا ارادہ رکھنے والے مسافروں کو پُر زور مشورہ دیا جاتا ہے کہ ۶ رجنوری سے ۱۷ رجنوری ۱۹۴۳ء تک پاک پٹن تک یا پاک پٹن سٹیشن سے تیس میل کے دائرہ کے اندر کے سٹیشنوں تک سفر نہ کریں۔

(چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸ رماہ دسمبر ۱۹۴۲ء مطابق ۲۸ رفتح ۱۳۲۱ھش کو میرے بیٹے عبدالرشید خان کا نکاح لئیقہ بیگم بنت قریشی عبد اللطیف صاحب کیساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ مولیٰ کریم اس نکاح کو جانبین کے لئے دین و دنیا میں کامیابی کا موجب بنائے۔ آمین

خاکسار محمد رشید خاں ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان

اعلان نکاح

چوہدری محمد رفیق صاحب ولد چوہدری غلام علی صاحب کا نکاح مسماۃ منظور بیگم صاحبہ بنت چوہدری فضل احمد صاحب ساکن بھینی لپسوال تحصیل و ضلع گورداسپور کے ہمراہ پانچ سو روپیہ مہر پر مورخہ ۳۱/۱۲/۴۲ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ فریقین کے لئے مبارک کرے۔

خاکسار چوہدری فضل احمد بھینی لپسوال

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اعلان

جملہ حصہ داران دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کی عام اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن حصہ داروں کے حصص بوجہ عدم ادائیگی اقساط ضبط ہو کر فروخت نہیں ہو چکے۔ ایسے حصص کو بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اپنے اجلاس مورخہ ۲۰ راکتوبر ۱۹۴۲ء میں ان اختیارات کی رو سے جو اُسے آرٹیکل آف ایسوسی ایشن کے قاعدہ ۳۳ و ۳۵ کے ماتحت حاصل ہیں ۲ ر فی حصہ تاوان ڈالکر بحال کر دیا ہے۔ اس لئے ایسے حصہ دار جن کے حصص بوجہ عدم ادائیگی قسط اول و قسط دوم ضبط ہو کر فروخت نہ ہو چکے ہوں وہ اپنی بقایا اقساط مع ۲ ر فی حصہ تاوان ادا کر کے اپنے حصہ جات بحال کرا سکتے ہیں ادائیگی اقساط یعنی بقایا زر رقم ادا کر کے حصہ جات بحال کرانے کی آخری تاریخ ۱۰ رجنوری ۱۹۴۳ء ہے۔ اسکے بعد کوئی رقم بقایا وصول نہ کی جائے گی۔

مینجنگ ڈائرکٹر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۶ جنوری۔ انڈیا کمان کا مشترکہ جنگی اعلان مظہر ہے کہ رائل ایر فورس کے طیاروں نے برما کے اس علاقہ پر چھاپے مارے جو شمالی اراکان کے ساحل سے مانڈلے تک پھیلا ہوا ہے۔ شمالی ساحل کے ساتھ ساتھ دریاؤں میں چلنے والی چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر بم پھینکے گئے۔ فوج اور ذخائر کے نقل و حمل کے معاملہ میں جاپانیوں کا انحصار انہی کشتیوں پر ہے۔ چھوٹی بڑی ساٹھ کشتیوں پر بم گرتے رہے اور مشین گنوں سے گولیاں برستی رہیں۔ اور بہت سی کشتیوں کو سخت نقصان پہنچا۔ طیاروں کی ایک جمعیت نے اکیٹے ڈانگ کے مغربی علاقہ میں جاپانی افواج کے اجتماعات پر بم پھینکے۔ مانڈلے کے جنکشن ریلوے سٹیشن پر بم برسائے۔ ہین لائن پر نشانے لگے۔ ان مہموں میں ہمارا کوئی طیارہ ضائع نہیں ہوا۔

نیویارک ۶ جنوری۔ برطانی فوج نے سرطے پندرہ میل دور بجانب مغرب جرمنوں پر حملہ کیا اور انہیں عسکری اہمیت کی پہاڑیوں سے پیچھے ہٹا دیا۔ اب یہ انگریزی فوج اس علاقہ کو جرمنوں سے صاف کر رہی ہے۔ امریکن ہوائی قلعوں نے سفاکس میں ایک محوری آہن پوش جنگی جہاز اور دو جہازوں کو بموں کا نشانہ بنایا۔ بجلی گھر شعلوں کی لپیٹ میں آگیا۔

واشنگٹن ۶ جنوری۔ یہود و نصاریٰ کی قومی کانفرنس کے "ہفتہ اخوۃ کی دسویں سالانہ تقریب ۱۹ جنوری سے ۲۴ جنوری کے ہفتہ میں منا رہی ہے۔ اس موقعہ پر رئیس روزولٹ نے کانفرنس کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں آپ نے کہا ہے کہ امریکہ اس اصول کے لئے مصروف پیکار ہے کہ انسانوں کو ایک کنبے کے ممبروں کی طرح اکٹھے ہو کر زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہے۔ امریکہ آقا اور غلام کے امتیازات کو مٹا دینا چاہتا ہے۔

نئی دہلی ۶ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان جاری ہوا ہے کہ ملک معظم نے سر محمد عبدالرحمٰن کا تقرر لاہور ہائیکورٹ میں عام جج کی حیثیت سے منظور کرلیا ہے۔ یہ تقرر آنریبل مسٹر جسٹس مہادیو اوشنو بھڈے آئی۔ سی۔ ایس کے ریٹائر ہونے پر عمل میں آئیگا۔

لنڈن ۶ جنوری۔ جنوب مغربی بحر الکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اطلاع ملی ہے کہ راباول کی بندرگاہ کے سامنے کم از کم نو اور غالباً دس جاپانی جہاز فضائی بمباری سے تباہ کر دئے گئے ہیں۔ ایک ہزار ٹن بم ان جہازوں پر پھینکے گئے۔ اور پچاس ہزار ٹن مجموعی وزن کے جہازوں کو شعلوں کی لپیٹ میں یا سمندر کی تہ میں جلتے ہوئے دیکھا گیا۔ جاپانی لڑاکے طیاروں نے ہمارا ایک بمبار طیارہ گرا لیا۔ جاپانیوں کے چھ بڑے طیارے تباہ ہوئے۔

لنڈن ۶ جنوری۔ جرمن خفیہ پولیس نے بلغاریہ میں ۲۵ ہزار اشتراکی گرفتار کرلئے ہیں۔ بلغاریہ میں تحریک حمایت روس زور پکڑ رہی ہے۔ اور یہ گرفتاریاں اس تحریک کو روکنے کے لئے عمل میں لائی گئی ہیں۔ یہ تحریک ملک کی ۸۵ فیصدی آبادی میں پھیل چکی ہے۔

علی گڑھ ۶ جنوری۔ ہندوستان کی پانچ یونیورسٹیوں کے نمائندوں نے جن میں علی گڑھ یونیورسٹی بھی شامل ہے ہندوستانی فوج کے اعلیٰ نمائندہ سے ملاقات کی اور یونیورسٹی ٹریننگ کور کے طلبہ کی تربیت کیلئے مزید سہولتیں دینے کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا۔ دفاعی مشاورتی کمیٹی کو کئی سفارشات پیش کی گئی ہیں۔

لنڈن ۶ جنوری۔ پیرس ریڈیو نے یہ اطلاع نشر کی ہے کہ فرانس اور جرمنی کے درمیان فرنچ اسیران جنگ کی رہائی کے متعلق مفاہمت ہوگئی ہے۔ اس مفاہمت کی رُو سے ان فرنچ قیدیوں کو رہا کر دیا جائیگا جنہیں ڈاکٹر فوجی فرائض کے ناقابل قرار دے دیں۔

لنڈن ۶ جنوری۔ آٹھویں فوج اب بُرات پر قابض ہے۔ یہ مقام سرطے سے ساٹھ میل پر ایک ایسی جگہ واقع ہے۔ جہاں سے ساحلی سڑک اندرون ملک کیطرف جاتی ہے۔ رومیل کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ وادی زمزم میں ہے اور مورچے کھود رہا ہے۔ یہ وادی طاش تک چلی گئی ہے جو بُرات سے بیس میل دور بجانب مغرب واقع ہے۔

پشاور ۶ جنوری۔ ڈپٹی کمشنر مردان نے اعلان کیا ہے کہ ضوابط دفاع ہند کے ماتحت ضلع مردان کی حدود سے کپڑا باہر لے جانا ممنوع ہے۔

پشاور ۶ جنوری۔ بنوں کے ڈپٹی کمشنر نے ضوابط دفاع ہند کے ماتحت ایک حکم جاری کیا ہے جسکی رُو سے جلانے کی لکڑی کا نرخ بنوں میں چودہ آنے من (۸۲ پاؤنڈ کا) مقرر ہوا ہے۔ کوئی شخص بیک وقت دو من سے زیادہ لکڑی نہیں خرید سکتا۔ ہر ٹال والے کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنے سٹاک کی کمی بیشی کی اطلاع سپروائزر کو دیتا رہے۔

لاہور ۶ جنوری۔ حکومت پنجاب نے اعلان جاری کیا ہے کہ ایسے نئے کارخانے جن میں جنگی سامان تیار کیا جاتا ہے۔ اس طریق پر تعمیر کئے جائیں کہ ان میں ہوائی حملوں کے خلاف حفاظتی تدابیر کی اغراض کے لئے بعد میں تبدیلی یا ایزادی کی ضرورت نہ ہو۔ اس مقصد کیلئے حکومت ایک حکم جاری کرتی ہے۔ جس کی رُو سے ان اشخاص کو جو نئے کارخانے بنانا چاہتے ہوں یا موجودہ کارخانوں میں تبدیلیاں کرنا چاہتے ہوں پہلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت لینا ضروری ہوگی۔

لائلپور ۶ جنوری۔ لائلپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پندرہ روز کیلئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرکے مزدوروں کے جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کر دی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس بات کا خدشہ ہے کہ لائلپور کے کپڑوں کی ملوں میں کام کرنے والے مزدور ہڑتالیں کرکے مظاہروں سے امن عامہ میں خلل انداز ہوں گے۔ مقامی مزدوروں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس حکم کی خلاف ورزی کی جس پر انہیں گرفتار کرلیا گیا۔ لیکن بعد میں پندرہ کے سوا باقی سب کو چھوڑ دیا گیا۔ ان پندرہ کو مختلف المیعاد سزائیں ۳ سے ۶ ماہ تک دی گئیں۔

بہرام پور ۶ جنوری۔ کلی صدر سب ڈویژنل آفیسر نے اس مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے جسمیں مسٹر آر۔ سی پولرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس پر ایک مقامی وکیل مسٹر ستیہ گوپال موزندار پر حملہ آور ہونیکا الزام عائد کیا گیا تھا۔ ملزم پر فرد جرم عائد کرتے ہوئے اُسے دو سو روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ دو ماہ قید محض کی سزا کا حکم سنایا۔ استغاثہ کی کہانی یہ ہے کہ مسٹر موزمدار وکیل اپنے ایک رشتہ دار کی ضمانت دینے کیلئے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بنگلہ پر پہنچے۔ تو یہاں مؤخر الذکر نے آپ پر حملہ کر دیا۔

جلیسور ۵ جنوری۔ اس ضلع کے پندرہ پولیس کانسٹبلوں کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی مختلف دفعات کے ماتحت مقدمہ چل رہا تھا۔ ان کے خلاف الزام یہ تھا کہ انہوں نے اپنی وردیوں کو اتار کر پھینک دیا اور دوسرے کانسٹبلوں کو ترغیب دی کہ وہ اپنی ملازمت ترک کر دیں۔ انہوں نے "گاندھی مہاراج کی جے" کے نعرے لگائے۔ چند سب انسپکٹروں اور پولیس افسروں پر حملہ کیا انہیں دو دو سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔

لنڈن ۶ جنوری۔ قاہرہ سے اطلاع ملی ہے کہ یونانی گوریلا دستوں کی تازہ سرگرمیوں کے بعد تین سو یونانی بطور یرغمال گرفتار کرکے اٹلی لے جائے گئے ہیں۔

ڈاکر ۶ جنوری۔ فرانسیسی ہائی کمشنر جنرل جیرو جو الجیریا سے ڈاکر پہنچے ہیں۔ اب فرانسیسی مغربی افریقہ کے گورنر جنرل ایم بوئیسن کی معیت میں معائنہ کے لئے ایک بڑا دورہ کر رہے ہیں۔ ڈاکر سے ان تمام ریزرو فوجی دستوں کو جنہیں ۱۹۴۰ء میں بے ہتھیار کر دیا گیا تھا۔ اب ۱۵ جنوری ۱۹۴۳ء سے دوبارہ ملازمت پر حاضر ہو جانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

ماسکو ۶ جنوری۔ آج سوویٹ اعلان مظہر ہے کہ ۵ جنوری کو ہماری فوجوں نے وسطی ڈان۔ سٹالین گراڈ کے جنوب اور مغربی علاقہ۔ وسطی محاذ اور شمالی کاکیشیا میں دشمن کی فوجوں کے ساتھ جنگ جاری رکھی۔ روسی فوجوں نے نالچک کے شہر اور سٹیشن پر قبضہ کرلیا ہے۔ کوٹلیا کا فسکایا کے ریلوے جنکشن۔ موروزوفسکو کے ریلوے سٹیشن اور سملیاسکایا کے مرکز پر بھی قبضہ کرلیا گیا ہے۔ شمالی کاکیشیا میں گذشتہ ہفتہ کی فتوحات میں مندرجہ ذیل سامانِ جنگ روسیوں کے ہاتھ آیا ہے:۔ ۱۵۰ ٹینک۔ ۱۹۰ توپیں ۱۶۸ بڑی توپیں پانچہزار سے زائد رائفلیں۔ ۵۹ ہزار ٹینک شکن اور فوجوں کو روکنے والی سرنگیں۔ ۵ لاکھ سے زیادہ کارتوس ۲۵۲ لاریاں اور بارود و سامانِ خوراک کے پندرہ بڑے ذخیرے۔ اس جنگ میں روسی فوجوں نے محوریوں کے ۱۸ ہوائی جہاز۔ ۷۰ ٹینک۔ ۴۲ توپیں اور ۳۲۲ مشین گنیں اور سامانِ جنگ سے لدی ہوئی ۲۹۰ لاریاں تباہ کر دیں۔

نئی دہلی ۶ جنوری۔ سر بی۔ ایل مترا ایڈوکیٹ جنرل انڈیا کو جن کے موجودہ عہدہ کی میعاد ۱۳ مارچ ۱۹۴۳ء کو ختم ہو رہی ہے۔ مزید ایک سال کی توسیع دی گئی ہے۔

حیدر آباد دکن ۶ جنوری۔ حیدر آباد پرائس کنٹرول کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ساری ریاست میں اشیاء کی یکساں قیمتیں مقرر کر دی جائیں۔ کاغذ کی موجودہ قیمت میں تھوڑا سا اضافہ بھی منظور کیا گیا ہے۔

لنڈن ۵ جنوری۔ کرنل نیکوفو اور موزڈاک کے بعد نالچک سر ہو جانے پر کم و بیش ۸ لاکھ جرمن اب جنوبی روس میں زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ جب سے روسیوں نے نیا جارحانہ اقدام شروع کیا ہے۔ ۲½ لاکھ جرمن زخمی اور ہلاک ہو چکے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر